

والدہ کی وفات آپ اپنے دادا کی کفالت میں رہے۔ دادا کے دل میں اللہ نے اس یتیم پوتے کی محبت اپنے حقیقی بیٹوں سے زیادہ ڈالی تھی ابن ہشام کی روایت ہے کہ عبدالمطلب کے لئے خانہ کعبہ کے سائے میں فرش ڈالا جاتا تھا ان کے سارے لڑکے اس کے ارد گرد بیٹھ جاتے تھے عبدالمطلب آتے تو فرش پر بیٹھتے کسی کی ہمت نہ ہوتی کہ اس فرش پر بیٹھتا مگر جب آپ کا در یتیم پوتا محمد عربی ﷺ تشریف لاتے تو عبدالمطلب ان کو اپنے ساتھ فرش پر بٹھاتے ایک یتیم بچے کو جو پیار و محبت اپنے والدین سے ملنی چاہے تھے وہ آپ کو اپنے دادا دے رہے تھے مگر ابھی آپ کی عمر مبارک ۸ اٹھ سال دو ماہ دس دن کی ہی تھی کہ آپ کے دادا محترم کا سایہ بھی آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے دادا اپنی وفات سے پہلے ہی آپ کو اپنے ایک بیٹے ابوطالب کی کفالت میں آپ کو سپرد کر چکے تھے۔ دادا کی وفات کے بعد آپ کے چچا نے آپ کی کفالت کا حق بحسن و خوبی انجام دیا آپ کو اپنی اولاد میں شامل کیا ابن عساکر کی روایت ہے کہ مکہ میں قحط کا زمانہ آیا لوگ قحط سے دوچار تھے لوگوں نے ابوطالب سے قحط کی شکایت کی اور درخواست کی کہ چلیں بارش کی دعا مانگتے ہیں۔ خواجہ ابوطالب اپنے اس ننھے بھتیجے کی انگلی پکڑ کر خانہ خدا کی طرف چل دئے ابوطالب نے اس بچے کی پیٹھ خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ لگائی خود اس کی انگلی پکڑ کر کھڑے ہو گئے۔ آسمان پر بادل کا نام و نشان نہ تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے چاروں طرف بادل چھا گئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی وادی میں سیلاب آ گیا شہر و بیاباں شاداب ہو گئے، بعد میں ابوطالب نے اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ وہ خوبصورت ہیں ان کے چہرے سے بارش کا فیضان طلب کیا جاتا ہے، یتیموں کے ماویٰ اور بیواں کے محافظ ہیں۔ آپ کی عمر کے پندرہویں سال میں جنگ فجار اور حلف الفضول کا واقعہ پیش آیا۔ سرکار دو عالم ﷺ کا کوئی مستقل پیشہ اور کاروبار نہ تھا البتہ کمربیاں چرانا آپ کا بہت مشہور ہے اہل مکہ اور بنی سعد کی بکریاں آپ نے چرائی ہیں۔ پچیس سال کی عمر میں آپ کا نکاح حضرت خدیجہ الکبریٰ سے ہوا، نکاح سے پہلے آپ حضرت خدیجہ الکبریٰ کا سامان تجارت ملک شام لے گئے تھے آپ کے ہمراہ حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ بھی تھے۔ سفر تجارت سے واپسی پر جب میسرہ نے راستہ کے حالات اور امانت داری کی حقیقتیں سنائیں تو حضرت خدیجہ نے اپنی ایک سہیلی نفیسہ بنت کے ذریعہ نکاح کی خواہش کا اظہار کیا جس کو آپ نے اپنے چچا کی رضامندی کے ساتھ قبول کر لیا۔ آپ کے چچا نے آپ کا نکاح پڑھایا بیس اونٹ مہر میں مقرر ہوئے، یہ پہلی خاتون ہیں جن سے آپ نے نکاح کیا، آپ کی اولاد حضرت ابراہیم کے علاوہ انہی سے ہوئی سب سے پہلے ایک لڑکا ہوا جس کا نام آپ نے قاسم رکھا انہی کی نسبت پر آپ کی کنیت ابولقاسم بھی ہے ایک لڑکا عبد اللہ ہوا جس کا لقب طیب اور طاہر بھی ہے اور چار لڑکیاں زینبؓ، رقیہؓ، مکتومہؓ اور فاطمہؓ لڑکے تو بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے البتہ لڑکیوں نے اسلام کا زمانہ پایا اسلام قبول کیا مگر اولاد صرف حضرت فاطمہؓ کی چلی۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی عمر کا پینتالیسواں سال چل رہا تھا کہ اہل مکہ نے خانہ کعبہ کو از سر نو تعمیر کرنا چاہا۔ ایک تو خانہ کعبہ کی عمارت کافی پرانی ہو گئی تھی دوسری اس کی بلندی صرف نو ہاتھ تھی نیز اسی سال ایک زوردار بارش ہوئی جس کی وجہ سے کعبۃ اللہ کے گرنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا چنانچہ یہ طے پایا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر از سر نو کی جائے اور اس کی تعمیر میں صرف اور صرف حلال پیسہ ہی لگایا جائے مشکوک پیسہ اس میں بالکل نہ لگایا جائے، پہلی تعمیر کو شہید کرنے کے لئے ولید بن مغیرہ مخزومی نے ابتداء کی۔ قواعد ابراہیم تک ڈھانے کے بعد تعمیر از سر نو شروع ہوئی، جب تعمیر مقام ابراہیم تک پہنچ گئی تو جھگڑا کھڑا ہو گیا کہ حجر اسود کو اس کی جگہ پر کون رکھے اور یہ امتیاز کس کو ملے ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ یہ شرف ہمیں ہی ملے۔ یہ جھگڑا کئی روز تک چلتا رہا نو بت قتل و قتال تک پہنچ گئی۔ لیکن ابوامامہ مخزومی نے یہ کہہ کر فیصلہ کی صورت نکالی کہ حرم محترم کے اندر جو شخص سب سے پہلے داخل ہوتا ہے وہ جو فیصلہ بتائے گا ہم اسی کو مان لیتے ہیں، چنانچہ یہ تجویز پاس ہوئی، اور کچھ ہی دیر بعد سب سے پہلے آنے والے شخص سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد الرسول ﷺ تھے لوگوں نے کہنا شروع کیا ہذا امین ہذا محمد آپ نے سارا معاملہ سنا اور پھر ایک چادر منگوائی اس میں حجر اسود کو رکھا سر داران قبائل سے کہا کہ اس چادر کا کونہ ہر ایک پکڑ لے اور اس مقام تک لے کر چلو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا جب اس جگہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اٹھا اور اس جگہ پر رکھا جہاں اس کو رکھنا تھا اور اس فیصلہ پر سب راضی ہو گئے تعمیر آگے بڑھتی گئی مگر مال حلال میں کمی پڑ گئی جس کی وجہ سے کعبۃ اللہ کا ایک حصہ چھوڑ دیا گیا جس کو حطیم کہتے ہیں اور وہ آج تک ایسے ہی ہے اب خانہ کعبہ کی بلندی پندرہ میٹر ہے، حجر اسود اور اس کے سامنے والی دیوار یعنی جنوب اور شمال کی دیوار دس دس میٹر ہیں حجر اسود و مطاف کی زمین سے ڈیڑھ میٹر کی بلندی پر ہے مشرق اور مغرب کی دیواریں بارہ بارہ میٹر کی ہیں دروازہ زمین سے دو میٹر کی بلندی پر ہے بخاری شریف کی روایت ہے کہ دوران تعمیر آپ ﷺ نے احاطہ حضرت عمارؓ کے ساتھ پتھر اٹھا اٹھا کر لار سے تھے آپ کے حاحا نے آپ سے کہا کہ کندھے رانا تہ بند رکھ لو پتھر سے حفاظت رہے

گی، لیکن آپ زمین پر جا کرے نگاہیں آسمان کی طرف کیں افاقہ ہوا تو آواز لگائی کہ میرا تہبند میرا تہبند آپ کا تہبند آپ کو باندھ دیا گیا۔

آپ کی قوم چونکہ شرک و خرافات میں مبتلا تھی آپ اپنی قوم کی ان خرافات سے نالاں تھے آپ کو تنہائی محبوب ہو گئی۔ چنانچہ آپ ستواور پانی لیکر مکہ سے کوئی دو میل کی دوری پر کوہ حراء کے ایک غار میں بیٹھ کر اللہ کی طرف لو لگا کر بیٹھ جاتے پورا پورا مہینہ آپ اسی غار میں گزار دیتے، آنے جانے والے مسافروں کو کھانا کھلانا اور کوئی مدد کرنا آپ کا ایک کام تھا اور باقیہ اوقات میں اپنے رب کی عبادت میں گزار دیتے آپ کے سامنے کوئی معین راستہ تو تھا نہیں جس پر آپ اطمینان اور انشراح قلب کے ساتھ رواداواں ہو سکتے۔ آپ کا یہ تنہائی میں بیٹھنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تدبیر کا ایک حصہ تھا، اللہ تعالیٰ اس طرح آپ کو آنے والے کار عظیم کے لئے تیار کر رہے تھے۔

جب آپ کی عمر چالیس سال کی ہو گئی توافق کے پار سے آثار نبوت چمکنے شروع ہوئے اور یہ خواب تھے جو صبح سورج کی طرح صحیح اور سچے ہوتے تھے اس پر چھ ماہ گذر گئے جو مدت نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے پس قمری اعتبار سے جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال چھ ماہ بارہ دن، اور شمسی اعتبار سے انتالیس سال تین ماہ بائیس دن کی ہوئی تو حضرت جبریل قرآن پاک کی چند آیتیں لے کر آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے، حضرت نبی کریم ﷺ ان آیات مبارک کو اپنے سینے میں لیکر واپس گھر تشریف لائے اس وقت آپ کا دل پہلے وحی سے کانپ رہا تھا حضرت خدیجہ سے ارشاد فرمایا کہ مجھے کمل اڑھا دو مجھے کمل اڑھا دو انہوں نے کمل اڑھا دیا جب سکون کی کیفیت ہوئی تو آپ نے سارا حال حضرت خدیجہ کو سنا دیا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے انہوں نے جواب میں فرمایا کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا خدا کی قسم وہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کریں گے آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں ناتوانوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اپنی کمائی میں سے مفلسوں ناداروں کو شریک کرتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو ان کے چچا زاد بھائی تھے وہ زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے..... ورقہ نے پوچھا کہ آپ نے کیا دیکھا آپ نے جو دیکھا تھا بیان کر دیا ورقہ یہ حالات سن کر بے ساختہ بول اٹھے یہ تو وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ کے پاس آیا کرتے تھے، میں تمہارے عہد نبوت میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو مکہ سے نکال لگی۔ آپ نے پوچھا کیا میری قوم مجھے نکال دے گی ورقہ نے کہا ہاں جو شخص بھی اس طرح کی چیز لیکر آیا جیسی آپ لائے ہیں لوگوں نے اس سے دشمنی کی اگر مجھے آپ کی نبوت کا زمانہ مل گیا تو میں آپ کی پوری قوت کے ساتھ مدد کروں گا۔۔۔ جاری

مفتی محمد عنایت اللہ القاسمی امام و خطیب مرکزی جامع مسجد تالاب کھنیکال جموں

muftia786@gmail.com